کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا، اسی دین حق کے ساتھ مقابلے میں قریش کے بڑے بڑے سردار مارے گئے؛ جو اسلام دشمنی میں ابولہب کے دست و بازو تھے۔ جونہی مکہ میں قریش کی شکست فاش کی خبر پہنچی، ابولہب سٹپٹا گیا۔ پھر اسی غم واندوہ میں ایک ہفتے کے اندر جہنم رسید ہو گیا۔

عبرتناک موت: اس کی موت بڑی عبرتناک تھی۔ اسے عدسہ (Malignant Pustule) کی بیماری لگ گئی، جس کی وجہ سے گھر والوں نے اس کی دیکھ بھال چھوڑ دی۔ کیونکہ یہ چھوت کا مرض تھا۔ اسی کس مپرسی میں جہنم واصل ہو گیا۔ موت کے تین دن بعد تک کوئی اس کے قریب نہ پھٹکا۔ جب لاش سڑ کر بدبو پھیلنے لگی، تو لوگوں نے اس کے بیٹوں کو طعنے دیے۔ ایک روایت کے مطابق کچھ حبشیوں کو اجرت دے کر اس کی لاش اٹھوائی گئی، جنھوں نے اسے دفن کر دیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اس کے بیٹوں نے ایک گڑھا کھدوا کر لکڑیوں سے اس کی لاش کو دھکیل دیا۔ پھر اوپر سے مٹی اور پتھر ڈال کر پاٹ دیا۔﴿ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ○سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ○ ﴾

جس دین کی اس نے تا زیست مخالفت جاری رکھی، اسی دین کو اس کی اولاد نے قبول کر لیا۔ فرمانِ نبوی: ''الإسلام يَعلُو ولا يُعلٰى'' کے مصداق سب سے پہلے اس کی بیٹی حضرت دُرَّةؓ ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ آئیں اور اسلام قبول کیا۔ اس کے دونوں بیٹے عتبہؓ اور معتبؓ اپنے چچا حضرت عباسؓ کی وساطت سے فتح مکہ کے موقع پر مشرف باسلام ہوئے۔

یہ سورہ رسول اکرم ﷺ کی صداقت ونبوت پر روشن دلیل ہے۔ اس میں دی گئی تمام پیش گوئیاں جلد پوری ہو گئیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

بعض اہم دعائیں: ''اللهم اغفِر لي خطيئتي وجهلي وإسرافي في أمري، وما أنتَ أعلم به مني، اللهم اغفِر لي جِدّي وهَزلي وخطئي وعَمَدِي وكلُّ ذلكَ عندي، اللهم اغفر لي ما قدمت وما أخرتُ وما أسرَرْتُ وما أعلنتُ وما أنتَ أعلم به منّي، أنت المُقدِّمُ وأنت المُؤَخِّرُ وأنت على كل شيءٍ قديرٌ.''

''اللهم إني أسألكَ الثَّباتَ في الأمرِ والعزيمةَ على الرشدِ، وأسألكَ شكرَ نعمتِكَ وحسنَ عبادَتِكَ، وأسألكَ قَلبًا سَليمًا ولِسانا صادقًا وأسألكَ مِن خيرِ ما تعلَمُ واستغفِرُكَ لِما تعلَمُ، إنّكَ أنتَ علّامُ الغُيوبِ.''

قسم الترجمة (قسط4)

اے عاقبت نااندیش!! کب کروگے توبہ؟!

أيُّها المُقَصِّرُ مَتٰى تَتُوْبُ؟ (القسم العلمي بدارالوطن۔ الرياض ط: ۱٤۲۰ھ) ترجمہ: ابومحمد

توبہ کے بارے میں سلف صالحینؒ کے فرامین

اسلافؒ کی بڑی پرخلوص خوبصورت عبارتیں اور خوشبودار وضاحتیں ہیں، جو''توبہ'' کی جلالتِ شان بیان کرتی ہوئی اسے اختیار کرنے پر زور دیتی ہیں، ان میں سے بعض درج ذیل ہیں:

}1{: حضرت عمر فاروق ؓ کا فرمان: ''خوب توبہ کرنے والوں کی ہم نشینی اختیار کرو؛ کیونکہ یقیناً یہ تمام لوگوں سے زیادہ نرم دل ہوتے ہیں۔''

}2{: حضرت علی بن ابی طالب ؓ کا فرمان: ''ایسے شخص پر تعجب ہے جو نجات ساتھ ہونے کے باوجود ہلاک ہوجائے!'' آپ سے پوچھا گیا: وہ نجات کیا ہے؟ فرمایا: ''توبہ واستغفار''

}3{: احمد بن عاصم انطاکیؒ کا فرمان: ''یہ ایک ٹھنڈی (آسان وعمدہ) غنیمت ہے، اس کے ذریعے باقی ماندہ زندگی کی اصلاح کر؛ تیرے گزشتہ گناہوں کو معاف کیا جائے گا۔''

}4{: سعید بن المسیبؒ کا فرمان: ''اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے: ﴿فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا ○﴾ [الإسراء ۲٥] ''یقیناً وہ بہت زیادہ رجوع کرنے والوں کے لیے خوب بخشش فرمانے والا ہے۔'' یہ ایسے شخص کے بارے میں نازل فرمایا ہے جو گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے، پھر گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے۔''

}5{: حسن بصریؒ کا فرمان: ''خالص توبہ: دل سے ندامت کرنا، زبان سے مغفرت کی دعا کرنا، اعضاء سے گناہ کو ترک کرنا اور دل سے آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا ہے۔''

}6{: فضیل بن عیاضؒ کا قول: ''توبہ کرنے والے کے غم وفکر کے سوا ہر غم و پریشانی پر آزمائش آتی ہے۔

}7{: ربیع بن خثیمؒ کا قول: ''کیا تم لوگ جانتے ہو کہ بیماری کیا ہے؟ دوائی کیا ہے؟ اور شفا کیا ہے؟'' لوگوں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: ''بیماری گناہ ہے، دوائی استغفار ہے، اور شفا یہ ہے کہ توبہ کریں پھر گناہ نہ کریں۔''

}8{: طلق بن حبیبؒ کا قول: ''یقیناً اللہ تعالیٰ کے حقوق اتنے عظمت والے ہیں کہ بندے سے پورا ہونا مشکل ہے؛ پس تم ہر صبح توبہ کرو اور ہر شام توبہ کرو۔''

}9{: شفیق بلخیؒ کا قول: ''توبہ کی علامت: گزشتہ خطاؤں پر رونا، آئندہ گناہ میں پڑنے کا خوف، برے ساتھیوں سے لاتعلقی اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا ہے۔''

}10{: ابوعلی روذباریؒ کا قول: ''دھوکہ میں پڑنا یہ ہے کہ تو برائی کرے اور تیرے ساتھ اچھا سلوک برتا جائے، پھر تم یہ خیال کرکے توبہ ترک کردے کہ تمہاری لغزشیں نظر انداز کی جارہی ہیں۔''

}11{: حضرت لقمانؒ کی اپنے بیٹے کو نصیحت: ''پیارے بیٹے! توبہ میں دیر نہ کر، یقیناً موت اچانک بھی آتی ہے۔''

}12{: ابوبکر واسطیؒ کا قول: ''سوچ بچار میں کچھ وقت لگانا ہر چیز میں بہتر ہے سوائے تین چیزوں کے: ان میں سے ایک ہے: گناہ صادر ہونے پر توبہ کرنے میں۔''

}13{: ابراہیم بن ادہمؒ کا قول: ''جو توبہ کرنے کا ارادہ کرے اسے ظلم وستم سے نکل جانا چاہیے، لوگوں سے میل جول ترک کرنا چاہیے (یعنی برائی میں) ورنہ اس کا ارادہ پورا نہیں ہوگا۔''

}14{: یحییٰ بن معاذؒ کا قول: ''جس چیز نے لوگوں کو توبہ کرنے سے روک دیا وہ ہے: لمبی امید باندھنا۔ اور توبہ کرنے والے کی پہچان ہے: آنسو بہانا، تنہائی پسند کرنا اور ہر ارادے کے وقت اپنے نفس کا احتساب کرنا۔''

توبہ کرنے والے کی فریاد:

منصور بن عمارؒ نے کہا: میں ایک رات غلطی سے طلوعِ فجر کے خیال سے نکل پڑا، لیکن رات باقی تھی، تو میں ایک چھوٹے سے دروازے کے قریب بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک جوان کے رونے کی آواز آئی جو کہہ رہا تھا: ''اے اللہ! آپ کی عزت اور شان کی قسم! میں نے آپ کی نافرمانی کرتے ہوئے آپ کی مخالفت کا ارادہ نہیں کیا تھا، اور جب میں آپ کی نافرمانی کررہا تھا تو میں آپ کی پکڑ سے جاہل نہیں تھا، نہ آپ کی سزا کا سامنا کرنے کی طاقت رکھتا تھا، نہ آپ کی نظر سے چھپا ہوا تھا؛ لیکن میرے نفس نے میرے لیے گناہ کو مزین کردیا۔ مجھ پر میری بدبختی غالب آگئی اور آپ کا جو پردہ مجھ پر چھایا ہوا تھا اس کی ڈھیلا پنی نے مجھے دھوکہ دیا۔ اور اب! مجھے آپ کے عذاب سے کون بچائے گا؟ اگر آپ نے مجھ سے تعلق کی رسی کاٹ پھینکی تو میں کس سے تعلق کی رسی تھام لوں؟ افسوس میری برائی پر! کہ میرے دن میرے رب کی نافرمانی میں گزر گئے...... اے میری ہلاکت! میں کتنی دفعہ توبہ کروں...... اور کتنی

دفعہ گناہ پر لوٹ آؤں؟ اب مجھے میرے رب سے شرمانے کا وقت آ پہنچا ہے!!''

تائب کی علامات

ایک حکیم نے بیان کیا: آدمی کی توبہ چھ چیزوں سے معلوم ہوتی ہے:

پہلی: بے مقصد گفتگو، غیبت، جھوٹ اور ہر گناہ سے پرہیز کرنا۔

دوسری: اس کے دل میں کسی کے خلاف حسد یا دشمنی نہ پائی جائے۔

تیسری: برے ساتھیوں سے بے تعلق رہنا۔

چوتھی: موت کی تیاری میں مگن رہنا، گزشتہ گناہوں پر ندامت و استغفار کرنا اور اپنے رب کی اطاعت میں مشقت برداشت کرنا۔

پانچویں: اس کے دل سے دنیا کی خوشیاں بالکل ختم ہو جائیں، اور اس کا دل آخرت کا غم دکھلائے۔

چھٹی: اس کے دل کو اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری والے رزق کے فکر سے خالی پایا جائے، اسے احکام الٰہی کی اطاعت میں مشغول دیکھا جائے۔

جب آپ کسی میں یہ علامتیں دیکھ لیں تو جان لو کہ وہ ان لوگوں میں شامل ہے، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝﴾ [البقرہ ۲۲۲] ''یقیناً اللہ تعالیٰ خوب توبہ کرنے والوں اور خوب پاک صاف رہنے والوں سے محبت فرماتے ہیں۔''

تائب سے متعلق لوگوں کا فریضہ

لوگوں پر توبہ کرنے والے کے حق میں چار فرائض عائد ہوتے ہیں:

پہلا: انہیں اس سے محبت کرنا چاہیے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے محبت فرمائی ہے۔

دوسرا: انہیں اس کے حق میں توبہ پر استقامت کی توفیق کے لیے دعا کرنا چاہیے۔

تیسرا: اس کے گزشتہ گناہوں پر عار دلانے سے باز رہنا چاہیے۔

چوتھا: اس کی ہم نشینی اختیار کرنا، اس کے ساتھ نصیحت کا تبادلہ کرنا اور اس کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے۔